WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

حدِ وفا

از

ایمن شاہد

www.novelsclubb.com

وہ اندھیرے سے ڈرنے والے لوگ

آج تنہائی میں خوش رہا کرتے ہیں

وہ اپنے ماں باپ کے سب سے لاڈلے بچے

آج تنہائی میں بہت رویا کرتے ہیں

www.novelsclubb.com

اسلام آباد۔

وہ اس وقت شال لپیٹے کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔اس کی آنکھیں نم تھیں۔ باہر برف باری ہورہی تھی۔یہ سہانا موسم بھی اس کے دل کو خوش کرنے میں ناکام تھا۔اس کے احساسات گویا مر چکے تھے۔اس کی ان خوبصورت آنکھوں میں اب

ہمہ وقت ایک اداسی چھائی رہتی تھی۔ کہ جو کوئی بھی ان آنکھوں کی ویرانی اور اداسی کو دیکھے تو وہ بھی اداس ہو جائے۔

"السلام علیکم ماما۔ بہت بھوک لگی ہے پلیز کچھ کھانے کو دے دیں۔" وہ ابھی اکیڈمی سے واپس آئی تھی۔

"وعلیکم السلام۔ تم فریش ہو جاؤ میں تب تک کھانا لگا دیتی ہوں۔" سعدیہ بیگم نے کہا۔

"اوکے ماما۔ میں ابھی آئی۔" عائمہ یہ کہتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

سعدیہ بیگم اور احمد صاحب کی ایک ہی اولاد تھی "عائمہ"۔ وہ ان کو شادی کے کافی سالوں بعد بڑی منتوں اور مرادوں سے ملی تھی۔ اسی لیے وہ اپنے ماں باپ کی لاڈلی

تھی۔ گھر سے ملنے والے لاڈ پیار نے اس کو بگاڑا نہیں تھا اور نہ ہی اس نے اپنی آزادی کا کبھی غلط استعمال کیا تھا۔

موحد اور ضرار آرمی کے لیے اپلائی کر چکے تھے۔ موحد کو بھی حسن صاحب نے اجازت دے دی تھی۔

موحد لاؤنج کے صوفے پر بیٹھا فرائز کھانے میں مصروف تھا۔

"ہر وقت کھاتے ہی رہا کرو۔ جب آرمی والے صبح، دوپہر اور شام کو ناپ تول کر کھانا دیا کریں گے نا تب تمہاری عقل ٹھکانے آئے گی۔" احد نے اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کچھ نہیں ہونے والا بھائی۔ میں وہاں بھی ایسے ہی کھایا کروں گا۔ کوئی روک کر تو دکھائے۔" گویا ناک سے مکھی اڑائی گئی۔

"ہاں ہاں بالکل۔بیٹا وہ تو تب پتہ چلے گا نا جب تم آرمی والوں کے ہاتھ لگو گے۔"

احد نے بھی اس کو اسی کے حال پر چھوڑنا مناسب سمجھا۔جانتا تھا کہ اس کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔اتنے میں عبیر بھی وہاں آگئی۔اتوار ہونے کی وجہ سے عبیر کو اکیڈمی سے چھٹی تھی اور احد بھی گھر پر ہی تھا۔

"یہ لو بیٹا فرائز۔"گلنار بیگم کچن سے برآمد ہوئیں۔اس سے پہلے کہ عبیر پکڑتی موحد نے ان سے لینی چاہیں۔

"بس کردو اور کتنا ٹھونسو گے؟"احد نے اس کو ڈپٹا۔جو کب سے بس ٹھونسنے میں لگا ہوا تھا۔

"کیا ہے بھائی۔کھانے دیں نا۔"موحد نے مسکین سی شکل بنائی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔اب وہ گڑیا کی ہے اس کو کھانے دو۔"احد نے اس کو آنکھیں دکھائیں۔

گلنار بیگم بھی باؤل عبیر کو پکڑا کر کچن میں جا چکی تھیں۔ جانتی تھیں کہ ان کے چھوٹے سپوت کے ڈرامے ختم نہیں ہونے اور احد بھی پاس ہی تھا تو وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ وہ اس کے ڈرامے ختم کر لے گا۔ کچن سے باہر آئیں تو موحد صاحب دنیا بھر کی معصومیت اور مسکینیت چہرے پر سجائے بیٹھے تھے۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عبیر کے ہاتھ سے فرائز والا باؤل جھپٹ لے۔ اب احد کی موجودگی میں تو وہ یہ سب کرنے سے رہا کیونکہ اس کے بعد اپنے ہونے والے انجام سے واقف جو تھا۔

وہ اس وقت ٹیرس پر کھڑا سوچوں میں گم تھا۔ یادوں کا محور ایک ہی ذات تھی۔ وہ ہیزل براؤن آنکھیں اس کو اپنی جانب کھینچتی تھیں۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کب ان آنکھوں نے اس کو اپنا اسیر بنا لیا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ صرف یکطرفہ ہے۔ کیونکہ مقابل نے تو کبھی اس کی طرف دیکھا ہی نہیں تھا۔ اس نے اپنی اس کیفیت کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بارے میں ابھی تک کسی کو بھی نہیں بتایا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کوئی ہے جو اس سب سے واقف ہے۔وہ جو اس کے سب سے قریب ہے۔

"کن سوچوں میں گم ہو ضرار؟"امل نے چائے کا مگ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھا۔وہ چونک کر سیدھا ہوا۔امل اس کا چونکنا نوٹ کر چکی تھی۔

"کچھ نہیں آپی۔بس ایسے ہی۔"ضرار نے ٹالنا چاہا۔

"میں سب جانتی ہوں۔مجھ سے تو مت چھپاؤ۔"امل خفا ہوئی۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا آپی؟"ضرار حیران ہوا۔

"تم میرے چھوٹے بھائی ہو۔میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔تم کب خوش ہوتے ہو کب اداس ہوتے ہو مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔مجھے تو لگا تھا کہ تم یہ بات سب سے پہلے مجھ سے شیئر کرو گے۔لیکن نہیں!"وہ اس سے سخت خفا تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا نا۔ سوری آپی۔ آئندہ نہیں چھپاؤں گا کچھ بھی۔" اس نے چائے کا مگ رکھ کر اپنے کان پکڑ لیے۔

"یہ پہلی اور آخری دفعہ ہے ضرار۔" انگلی اٹھا کر تنبیہہ کی گئی۔

"اوکے آپی۔ اب کان چھوڑ دوں نا؟" شرارت سے پوچھا گیا۔ امل نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"چائے تو ٹھنڈی ہو گئی۔" دونوں بیک وقت بولے۔

"لاؤ میں دوبارہ بنا لاتی ہوں۔" امل نے اس سے مگ لینا چاہا۔

"نہیں آپی۔ رہنے دیں۔ آپ بھی بس اب آرام کریں جا کر۔" ضرار نے ٹھنڈی

www.novelsclubb.com

چائے اندر انڈیل کر مگ اس کو پکڑا دیا۔

"شب بخیر۔" امل کی پیشانی پر بوسہ دے کر بڑے بھائیوں والا مان دیا گیا۔ وہ مسکرائی اور شب بخیر کہتی ہوئی مگ لے کر چلی گئی۔

ہوتے ہیں نا آپ کی زندگی میں کچھ لوگ۔ جو بنا کچھ کہے، بنا کچھ سنے، بس آپ کی آنکھوں کے ذریعے آپ کے دل کا حال جان لیتے ہیں۔ اور وہی لوگ سب سے زیادہ خاص ہوتے ہیں۔

حسن صاحب اور اظہر صاحب آفس میں بیٹھے ہوئے تھے جب حسن صاحب نے بات شروع کی۔

"یار ہم چاہتے ہیں کہ اب احد اور امل کی شادی کر دیں۔ اب تو ماشاءاللہ سے امل بیٹی بھی اپنی پڑھائی مکمل کر چکی ہے اور احد بھی بزنس سنبھال چکا ہے۔" انہوں نے اپنی بات پوری کرنے کے بعد اظہر صاحب کی رائے جاننا چاہی۔

www.novelsclubb.com

"ہممممم۔۔۔" وہ کسی سوچ میں گم لگ رہے تھے۔

"کن سوچوں میں گم ہے یار۔" حسن صاحب تھوڑا آگے کو ہو کر بیٹھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سوچ رہا ہوں کہ بیٹیاں کتنی جلدی بڑی ہو جاتی ہیں۔ابھی کل کی بات لگتی ہے جب وہ ننھی پری میری گود میں آئی تھی۔" وہ افسردہ ہو گئے۔

"یار تو ٹینشن کیوں لیتا ہے۔وہ میرے گھر میری بیٹی ہی بن کر آئے گی۔اس کو بھی اس گھر میں وہی مقام حاصل ہو گا جو عبیر کا ہے۔" انہوں نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

"اس بات کی تو مجھے ٹینشن نہیں ہے کہ امل کو اس گھر میں کوئی پریشانی ہو گی۔میں جانتا ہوں وہ بہت خوش رہے گی۔" اظہر صاحب آسودہ سا مسکرائے۔

"ہم پھر ایک دو دن تک باقاعدہ تاریخ رکھنے کے لیے آئیں گے۔" حسن صاحب نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

کچھ پل کا ساتھ دے کر تم نے

پل پل کے لیے بے چین کر دیا

وہ اداس لڑکی کھڑکی میں کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اب اکثر رات کو یونہی بیٹھی چاند کو تکتی رہتی تھی۔ عرصہ ہوا نیند تو اس کی آنکھوں سے کوسوں دور جا چکی تھی۔ اس کو بھی ان اداس آنکھوں پر ترس نہیں آتا تھا۔

"اگر آپ نے مجھے چھوڑ ہی جانا تھا تو میرا ہاتھ کیوں تھاما؟ اتنے کم عرصے میں آپ مجھے میری سانسوں کی طرح عزیز ہو چکے تھے۔ آپ کو مجھ پر ترس نہیں آیا؟ مجھے یہ جدائی دیتے ہوئے آپ نے ایک پل کے لیے بھی نہیں سوچا۔ کہ آپ کے بغیر میں کیسے رہوں گی؟ آپ کے بعد میری یہ آنکھیں اب اداس رہتی ہیں۔ لوگوں کی بھیڑ میں آپ کو تلاشتی ہیں۔ میرا مسکرانے کو دل نہیں کرتا۔ میں جو اندھیرے سے ڈرتی تھی اب تنہائی پسند ہو چکی ہوں۔" وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھوں سے گرم سیال بہنے لگا۔ایسا نہیں تھا کہ اس نے صبر نہیں کیا تھا۔ لیکن کبھی کبھی وہ یونہی خود سے باتیں کرتی تھی۔اس نے کبھی اپنے رب سے شکوہ بھی نہیں کیا تھا۔وہ اللہ سے شکوہ کر بھی کیسے سکتی تھی؟

احد اور امل کی شادی کی تاریخ طے ہو چکی تھی۔سب زور و شور سے تیاریوں میں مصروف تھے۔کیونکہ ٹائم کم تھا اور کام زیادہ۔موحد کو سب نے گھن چکر بنایا ہوا تھا۔احد صاحب تو باقاعدگی سے آفس جا رہے تھے۔اس کو حسن صاحب نے کہا بھی تھا کہ کچھ دن آفس نہ جائے سارا کام مینیجر دیکھ لے گا۔لیکن احد نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میں سارا کام مینیجر کے حوالے کر کے نہیں بیٹھنا چاہتا۔آپ اور موحد ہیں نا گھر پہ ہی۔وہ بھی اس کے باپ تھے آخر۔ان کے بار ہا کہنے کا اتنا اثر ہوا تھا کہ اب وہ آفس سے جلدی گھر آجاتا تھا۔لیکن کام پھر بھی وہ کوئی نہیں کرتا تھا۔اس سب میں موحد کی دہائیاں عروج پر تھیں۔کہ دلہے ہیں تو کیا ہوا؟اس کا مطلب یہ

تو نہیں ہے کہ کوئی کام نہیں کریں گے۔ مجھ معصوم کو تو ملازم سمجھا ہوا ہے سب نے۔ لیکن کوئی کان دھرے تب نا۔

آج عبیر نے شاپنگ کے لیے جانا تھا۔ عمائمہ بھی اس کے ساتھ ہی جا رہی تھی۔

"موحد بھائی۔ جلدی کریں۔ ہم شاپنگ کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں۔" عبیر اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ وہ جو کچھ دیر پہلے باہر سے آیا تھا اب اوندھے منہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔

"کیا مسئلہ ہے چڑیل؟ کیوں تم لوگ مجھے کچھ دیر سکون نہیں لینے دیتے۔" وہ اچھا خاصا جھنجھلایا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی پلیز اٹھ جائیں نا۔ عمائمہ بھی کب سے انتظار کر رہی ہے۔" عبیر نے ایک اور کوشش کرنی چاہی۔

"میں کوئی نہیں لے کر جا رہا تم لوگوں کو کہیں بھی۔مجھے آرام کرنے دو۔" صاف جواب دیا گیا۔

"جی بھائی۔بھائی وہ موحد بھائی کہہ رہے ہیں کہ وہ ہمیں شاپنگ پر نہیں لے کر جائیں گے۔" اس نے کان کو فون لگائے کہا اور فون سنتے ہوئے باہر نکل گئی۔

"آرہا ہوں چڑیل۔پانچ منٹ دو بس تیار ہونے کے لیے۔" وہ چھلانگ لگا کر بیڈ سے کھڑا ہوا اور شاور لینے باتھ روم میں گھس گیا۔جانتا تھا کہ شاپنگ پر نہ لے کر گیا تو اس کی خیر نہیں۔اس کے بعد احد کے ہاتھوں اپنی ہونے والی بے عزتی کو سوچ کر وہ جھر جھری لے کر رہ گیا۔واقعی پانچ منٹ کے بعد وہ نیچے تھا۔

"چلو اٹھو اب۔" عبیر کو حکم سنایا گیا۔ساتھ ہی ایک نظر اس کے برابر میں کھڑی عائمہ پر ڈالی۔جس کی نظریں ہمیشہ کی طرح جھکی ہوئی تھیں۔عبیر اپنا نقاب سیٹ کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔جبکہ لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔وہ اپنی کچھ دیر پہلے کی

گئی شرارت پر مسکرا رہی تھی۔وہ بھی اسی کی بہن تھی۔جانتی تھی کہ اس کو کیسے اٹھانا ہے۔

عبیر اور عمائمہ کو کچھ بھی پسند نہیں آرہا تھا۔وہ کبھی ایک دکان میں جاتیں تو کبھی دوسری۔اس سب میں اگر کوئی پس رہا تھا تو وہ تھا موحد۔آخر کار وہ تھک ہار کر ایک جگہ پر اپنا فون نکال کر بیٹھ گیا۔تقریباً چار گھنٹے کے بعد وہ شاپنگ کر کے فارغ ہوئیں۔موحد بے چارہ چار گھنٹے سے ان کے پیچھے خوار ہو رہا تھا اور وہ دونوں اتنی دیر بعد بھی نہیں تھکی تھیں۔اب وہ لوگ کیفے پہنچ چکے تھے۔ان کا آرڈر آیا تو وہ کھانے میں مشغول ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"یار ابھی ہماری صرف آدھی شاپنگ ہوئی ہے اور آدھی رہتی ہے۔"عبیر نے عمائمہ کی طرف دیکھ کر کہا۔اس سے پہلے عمائمہ کوئی جواب دیتی موحد بیچ میں کود پڑا۔

"کک۔۔۔کیا؟کیا مطلب ہے تمہارا؟"دس گھنٹے بعد بھی تم کہہ رہی ہو کہ ابھی بھی آدھی شاپنگ رہتی ہے۔"وہ تو جیسے بے ہوش ہوتے ہوتے بچا تھا۔

"بھائی دس گھنٹے کب لگائے ہیں۔صرف چار گھنٹے۔"ہاتھ کی چار انگلیاں دکھائی گئیں۔

"جو بھی ہے لیکن میں بتا رہا ہوں۔اگلی دفعہ میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں آؤں گا۔"اس کا تو دماغ ہی گھوم گیا۔

"تو بھائی آپ ہی بتا دیں کس کے ساتھ آئیں گی ہم؟"سوالیہ انداز میں پوچھا گیا۔

www.novelsclubb.com

"جس کے ساتھ مرضی آنا میری بلا سے۔ لیکن یہ تو طے ہے کہ میں تم لوگوں کے ساتھ شاپنگ پہ نہیں آنے والا اب۔" ہری جھنڈی دکھائی گئی۔

"میں احد بھائی کو بتاؤں گی۔" دھمکی دی گئی۔

"بھائی کی چمچی۔۔۔ جس کو مرضی بتانا۔ میں بھی صاف جواب دے دوں گا۔" دھمکی ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دی گئی۔ اس سب میں صرف عائمہ تھی جو ان کی گفتگو کو بھرپور طریقے سے انجوائے کر رہی تھی۔

ضرار کی بھی آج کل خوب دوڑیں لگی ہوئی تھیں۔ ہاجرہ بیگم کو کبھی شاپنگ پر لے جانا، کبھی جیولر کے پاس لے جانا غرض کہ ان دونوں کو ان کے گھر والوں نے سہی گھن چکر بنایا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپی ایک گلاس پانی دے دیں۔" وہ ابھی باہر سے آیا تھا۔لاؤنج کے صوفے پر بیٹھ کر اس نے امل کو آواز لگائی۔

یہ لو۔" امل اس کے لیے پانی لے کر آئی تو وہ آنکھیں موندے کنپٹی کو انگلیوں سے دبا رہا تھا۔

"سر میں درد ہے تو چائے بنا دیتی ہوں۔" وہ گلاس اس کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے بولی۔

"بنا دیں۔ساتھ میں پین کلر بھی لے آیئے گا۔میں کمرے میں جا رہا ہوں۔" پانی پیتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ضرار۔" پانچ منٹ کے بعد وہ چائے لے کر آئی تو وہ بیڈ پر لیٹا موبائل استعمال کر رہا تھا۔امل کی آواز پر وہ سیدھا ہو بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"تھوڑی دیر میرے پاس ہی بیٹھ جائیں آپی۔" وہ چائے رکھ کر جانے لگی تو ضرار نے اس کو روکا۔ وہ مسکراتے ہوئے پلٹی اور اس کے برابر ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"تھوڑے دن رہ گئے ہیں آپی۔ پھر آپ پیا دیس سدھار جائیں گی۔" وہ اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

"ہمممم۔۔" وہ بس اتنا ہی جواب دے سکی۔ اس کی آنکھوں میں نمی اتری۔

"مجھے آپ بہت یاد آئیں گی آپی۔" وہ بھی اداس تھا۔

"میری جان۔ مجھے بھی آپ سب بہت یاد آؤ گے۔" وہ اس کا سر دبا رہی تھی۔ آنکھوں سے آنسو نکلنے کو بے تاب تھے۔ اس کو سر دبانے سے سکون ملا تو وہ چائے پیے بغیر ہی سو گیا۔ امل اس کا سر تکیے پر رکھ کر اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔ آنسو اب پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پر بہنے لگے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آج احد کو کسی نے بھی آفس نہیں جانے دیا تھا۔ وہ لاؤنج میں بیٹھا میچ دیکھ رہا تھا جب موحد کی وہاں انٹری ہوئی۔

"واہ بھئی۔۔ یہاں ہم گدھوں کی طرح کام کر رہے ہیں اور دلہا صاحب مزے سے میچ دیکھنے میں مصروف ہیں۔" وہ آتے ہی شروع ہو چکا تھا۔

"ہاں تو دلہا ہوں اسی لیے تو آرام کر رہا ہوں۔" شان بے نیازی سے جواب دیا گیا۔

"کوئی نہیں۔ اٹھیں اور کام کریں۔ آخر چھٹی کی ہے آفس سے آپ نے۔ کوئی تو فائدہ ہونا چاہیے نا۔" مقابل بھی موحد تھا۔

"اور ہاں۔۔ اپنی شادی تک اب آپ آفس نہیں جائیں گے۔" وہ دوبارہ یاد آنے پر بولا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا ہی تو حکم ماننے کے لیے بیٹھا ہوں یہاں۔" سنجیدگی سے جواب آیا۔ نظریں ہنوز ایل ای ڈی پر تھیں۔

"درستگی کر لیں بھائی۔ میرا نہیں۔ یہ بابا کا حکم ہے۔" تپا نے والی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"بھائی۔۔آپ کو پتہ ہے میری ابھی آدھی شاپنگ رہتی ہے۔" عبیر نے وہاں آتے ہی اپناد کھڑا سنایا۔ وہ دونوں اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"بچے آپ گئی تو تھی اس دن موحد کے ساتھ۔" ریموٹ اٹھا کر میچ کی آواز بند کی اور اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"اس دن آدھی شاپنگ کی تھی اور آدھی ابھی رہتی ہے اور دن بھی بہت کم رہ گئے ہیں۔" لگتا تھا کہ ابھی ہی رو پڑے گی۔

"ٹھیک ہے گڑیا۔ موحد آپ کو آج پھر لے جائے گا۔" شفقت سے کہا گیا۔

"میں کوئی نہیں لے کے جا رہا ان کو کہیں بھی۔ میرے ذمے اور بھی بہت سے کام ہیں۔" وہ کرنٹ کھا کر صوفے سے کھڑا ہوا۔ جبکہ احد نے اس کو گھوری سے نوازا۔

"بس میں نے کہہ دیا تو کہہ دیا۔اس دن بھی ان کے پیچھے چار گھنٹے خوار ہوا ہوں۔" اس کی گھوری کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے دوٹوک جواب دیا گیا۔

"احد بیٹا۔آج امل کو لے جاؤ اپنے ساتھ شاپنگ پہ۔" گلنار بیگم وہاں آتے ہوئے بولیں۔

"اوکے مام۔گڑیا آپ بھی تیار ہو جاؤ۔ہمارے ساتھ ہی چلنا۔" ان کو جواب دینے کے ساتھ ہی عبیر کو مخاطب کر کے کہا۔

"نہیں بھائی۔آج آپ اور بھابھی جائیں۔ہم کل کو چلے جائیں گے۔" اس کو ان کے ساتھ یوں جانا مناسب نہیں لگا۔

"ٹھیک ہے بچے۔" احد کے جواب دینے پر موحد نے تشکر کا سانس لیا۔

"شکر ہے جان چھوٹی۔" وہ بڑبڑایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا کہہ رہے ہو تم؟" احد جو اس کی بات سن چکا تھا کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"کچھ بھی تو نہیں بھائی۔" وہ کھسیا کر وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔ اب اگر جان چھوٹ ہی گئی تھی تو وہ دوبارہ اپنے آپ کو پھنسانا نہیں چاہتا تھا۔

"بیٹا تم امل کو فون کر کے کہہ دو کہ تیار ہو جائے۔" وہ دوبارہ بولیں تو احد سر ہلاتا ہوا سیڑھیاں چڑھتا اوپر چلا گیا۔

امل کے لیے بارات اور ولیمے کا ڈریس لینا تھا۔ میچنگ جوتے، میچنگ جیولری اور میچنگ ہی حجاب۔ اس کی شاپنگ مکمل ہو چکی تھی۔ احد اس کو لے کر کیفے کی جانب بڑھ گیا۔ وہ دونوں اپنے آرڈر کا انتظار کر رہے تھے جب امل کی نظر برابر والے ٹیبل پر بیٹھی دو لڑکیوں پر پڑی جو کب سے احد کو دیکھ رہی تھیں۔ ان سے نظریں ہٹا

www.novelsclubb.com

کر اس نے ایک نظر احد پر ڈالی جو موبائل میں مصروف تھا۔اس کی نظر دوبارہ اس ٹیبل کی طرف گئی تو وہ ہنوز اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔امل کے گھورنے پر بھی ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

"کیا ہوا؟ کس کو گھور رہی ہو؟"احد نے موبائل جیب میں ڈال کر امل کی طرف دیکھا تو وہ کسی کو گھورنے میں مصروف تھی۔احد کے بلانے پر اس نے نظروں کا ارتکاز اس کی طرف موڑا۔

"چھوڑوں گی نہیں ان کو تو میں۔"وہ اٹھتے ہوئے بولی۔وہ اس کی بات نہیں سمجھا تھا۔

"کس کو نہیں چھوڑیں گی؟"اس نے دریافت کیا لیکن وہ ان سنی کرتی ان کے ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔

"مسئلہ کیا ہے آپ دونوں کا؟ کیوں کب سے ان کو گھورے جا رہی ہیں۔" وہ ان کی ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔ وہ دونوں جو دیدے پھاڑ کر بیٹھی احد کو دیکھ رہی تھیں۔ یکدم چونکیں۔

"کیوں؟ آپ کو کیا مسئلہ ہے؟" ان میں سے ایک لڑکی امل کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"جی ہاں۔ مجھے مسئلہ ہے۔ کیونکہ جن کو آپ تب سے بے شرموں کی طرح گھورنے میں مصروف ہیں وہ میرے شوہر ہیں۔" ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا گیا۔ احد ادھر ہی بیٹھا تب سے ان کو دیکھ رہا تھا۔ بمشکل اس نے اپنے قہقہے کا گلہ گھونٹا تھا۔

"احد اٹھیں۔ مجھے گھر جانا ہے۔" ان کی طبیعت اچھی طرح سے صاف کرنے کے بعد وہ واپس اپنے ٹیبل تک آتے ہوئے بولی۔

"لیکن آپ کو تو بھوک لگی تھی نا؟" اب کے فکرمندی سے پوچھا گیا۔

"آپ پیک کروالیں۔میں گاڑی میں ہی کھالوں گی۔"اس نے اپنا بیگ اٹھا کر کندھے پر ڈالا۔

"اوکے۔چلیں۔"وہ بھی اٹھتا ہوا بولا۔

"شرم حیا تو ہے ہی نہیں نا آج کل کی لڑکیوں میں۔جہاں دیکھو آنکھیں پھاڑ کر دیکھنا شروع ہو جاتی ہیں۔"ان کے ٹیبل کے پاس سے گزرتے ہوئے بھی وہ ان کو سنانا نہیں بھولی تھی۔

شادی کے ہنگامے شروع ہو چکے تھے۔آج مہندی تھی۔صبح سے ہی سب بھاگ دوڑ میں مصروف تھے۔مہندی کا فنکشن لان میں ہی ہونا تھا۔اس کی سجاوٹ کا کام بھی موحد اور ضرار کے ذمے تھا۔چونکہ فنکشن اکٹھا ہونا تھا اس لیے وہ دونوں اس وقت لان کی سجاوٹ کر رہے تھے۔جگہ جگہ پھولوں کی لڑیاں اور فیری لائٹس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

پڑی ہوئی تھیں۔ موسم نہ زیادہ ٹھنڈا تھا اور نہ ہی زیادہ گرم۔ اس لیے وہ آرام سے اپنا کام کر رہے تھے۔

"بھائی یہ لیں چائے۔" عبیر ان دونوں کے لیے چائے لے کر آئی تھی۔ چائے کے ساتھ اسنیکس اور بسکٹس بھی موجود تھے۔

"گڑیا ادھر ٹیبل پر رکھ دو۔" موحد نے مصروف انداز میں جواب دیا۔

چائے ٹیبل پر رکھنے کے بعد وہ نظریں گھما کر لان کا جائزہ لینے لگی۔ ہر طرف سامان بکھرا ہوا تھا۔ ضرار کی نظر نقاب سے جھانکتی اس کی آنکھوں پر پڑی۔ اس کی ہیزل براؤن آنکھیں دھوپ میں چمک رہی تھیں۔ وہ اندر جا چکی تھی۔ لیکن وہ ابھی تک ان آنکھوں کے سحر میں جکڑا ہوا تھا۔ موحد نے اس کو آواز دی تو وہ سر جھٹک کر اس کی جانب متوجہ ہو گیا۔

یہ عصر کے بعد کا وقت تھا۔جب وہ دونوں سجاوٹ کا کام مکمل کر کے لاؤنج میں داخل ہوئے۔وہ دونوں وہیں صوفے پر بیٹھ گئے۔گلنار بیگم ان کے لیے پانی لے کر آئیں۔عبیر اس وقت اپنے کمرے میں نماز پڑھ رہی تھی۔

"بیٹا آپ دونوں کے لیے کھانا لگاؤں؟"وہ جاتے جاتے ان سے پوچھنا نہیں بھولی تھیں۔

"نہیں آنٹی رہنے دیں۔میں اب چلتا ہوں۔تھوڑی دیر جا کر آرام کروں گا تاکہ رات کا فنکشن فریش ہو کر اٹینڈ کر سکوں۔"ضرار اٹھتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے بیٹا۔دھیان سے جانا۔فی امان اللہ۔"انہوں نے مسکراتے ہوئے اس کو الوداع کیا۔

www.novelsclubb.com

"ماما میں بھی کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ایسا کریں ایک کپ چائے کے ساتھ سر درد کی گولی بھجوا دیں۔"موحد ان کو کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے بیٹا۔" وہ کچن کی جانب چلی گئیں۔

"ماما کیا کر رہی ہیں آپ؟" عبیر نے کچن میں جھانکا۔ دوپٹہ حجاب کی صورت چہرے کے گرد لپیٹا ہوا تھا۔

"موحد کے لیے چائے بنا رہی ہوں۔ سر میں درد ہے شاید اس کے۔" وہ دودھ میں پتی ڈالتے ہوئے بولیں۔

"لائیں میں دے آؤں گی۔" وہ دروازے سے آگے بڑھی۔

"کپ میں ڈال لینا اور ساتھ میں پین کلر بھی لے جانا۔ میں تب تک نماز پڑھ لوں۔" وہ کہتے ہوئے کچن سے باہر چلی گئیں۔ اس نے کپ ٹرے میں رکھا اور موحد کے کمرے کی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"کم ان۔" دروازہ نوک ہونے پر موحد کی تھکاوٹ میں ڈوبی آواز سنائی دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بھائی یہ لیں آپ کی چائے اور ساتھ میں پین کلر۔" وہ اندر داخل ہوئی تو اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔اس نے آگے بڑھ کر لیمپ جلایا۔اس نے دوائی اس کے ہاتھ پر رکھی اور اسے پانی کا گلاس تھمایا۔

"چڑیل جاتے ہوئے دروازہ بند کر دینا۔" وہ چائے پینے کے بعد واپس بیڈ پر لیٹ گیا۔وہ دروازہ بند کر کے واپس اس کے بیڈ تک آئی اور اس کا سر دبانے لگی۔ سر درد کو سکون ملا تو وہ کچھ ہی دیر میں نیند کی وادیوں میں چلا گیا۔

سب اپنے اپنے کمروں میں تیار ہو رہے تھے۔ گلنار بیگم لاؤنج میں کھڑی ملازموں کو ہدایات دے رہی تھیں۔ سیڑھیوں سے اوپر کی جانب چلیں تو دائیں جانب موحد کا کمرہ تھا۔ جبکہ بائیں جانب عبیر کا کمرہ تھا۔ عبیر اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی جب عائمہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

"بہت جلدی نہیں آگئی ہو تم؟" وہ کمر پر ہاتھ ٹکائے کڑے تیور لیے اس کی جانب مڑی۔

"سوری یار۔ کچھ کام تھا بس اسی وجہ سے لیٹ ہو گئی۔" وہ اپنا سامان بیڈ پر رکھتے ہوئے بولی۔

"ابھی بھی نہ آتی۔ کیا ضرورت تھی آنے کی؟" وہ غصے سے چہرہ موڑ گئی۔

"اچھا نا یار۔ پلیز سوری۔" اس نے آگے ہو کر اس کو کندھوں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔ عبیر نے خفگی بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"پلیززززز۔۔۔" اس نے عبیر کے کان پکڑ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"سوری اپنے کان پکڑ کر کی جاتی ہے۔" اس نے مسکراہٹ دبائی۔

"ہم دونوں ایک ہی تو ہیں۔" یہ کہتے ہوئے اس نے زور سے عبیر کو گلے لگایا۔

"اچھا بس کرو لڑکی۔ کیوں میرا ڈریس خراب کر رہی ہو؟ جاؤ جا کر ڈریس چینج کر آؤ اب مزید دیر تو مت کرو۔" اس نے عائمہ کو پرے دھکیلا۔ وہ بھی چینج کرنے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

وہ دونوں تیار ہو کر نیچے آئیں تو گلنار بیگم جو اوپر جا رہی تھیں وہیں رک گئیں۔ اورنج کلر کی شارٹ فراک کے ساتھ گولڈن کلر کا لہنگا، ملٹی شیڈڈ بڑا سادو پٹہ جس کو نفاست کے ساتھ سیٹ کیا گیا تھا۔ گولڈن کلر کے سٹالر سے نقاب کیے، پیروں میں گولڈن ہی کھسہ پہنے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔ ان دونوں کے ڈریس ایک جیسے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ میری بیٹیاں تو بہت پیاری لگ رہی ہیں۔" انہوں نے ان کی نظر اتاری۔ وہ دونوں مسکرائیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ماما پلیز موحد بھائی سے کہہ دیں کہ ہمیں گجرے لا دیں۔"عبیر نے ان سے کہا۔

"اچھا کیا یاد دلا دیا۔میں ابھی اس کے پاس ہی جا رہی تھی۔کب سے شور مچایا ہوا ہے اس نے۔مجال ہے اس لڑکے کو کبھی سامنے رکھی ہوئی چیز بھی مل جائے۔"وہ غصہ ہوئیں۔

"ماما آپ رہنے دیں تھک جائیں گی۔میں چلی جاتی ہوں۔"وہ کہتے ہوئے اوپر کی جانب بڑھ گئی۔جبکہ عمائمہ ان کے ساتھ کچن کی طرف چلی گئی۔

"بھائی یہ کیا حال کیا ہوا ہے آپ نے کمرے کا؟"وہ کمرے میں داخل ہوئی تو چکرا کر رہ گئی۔ایک چیز ڈھونڈنے کے لیے اس نے پورے کمرے کا حشر بگاڑ کر رکھ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے میری گھڑی نہیں مل رہی۔ چڑیل مجھے ڈھونڈ کر دو۔" وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوارتا ہوا بولا۔ اس نے آگے بڑھ کر ڈریسنگ ٹیبل کا دراز کھولا تو سامنے ہی اس کی گھڑی پڑی ہوئی تھی۔

"بھائی چیز سامنے ہی موجود ہوتی ہے لیکن آپ پورے گھر میں شور مچا دیتے ہیں اب بھی سارا کمرہ تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے۔" وہ اس کو سناتے ہوئے بولی۔
لیکن وہ موحد ہی کیا جس پر کسی کی کوئی بات اثر کر جائے۔

"بھائی۔" عبیر نے اس کو مصروف دیکھ کر پکارا۔
"ہممممم۔۔بولو۔" وہ گھڑی باندھتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی پلیز ہمیں گجرے لا دیں۔" اس نے التجائی انداز میں کہا۔

"میں نہیں جا رہا لینے۔ پہلے بتا دیتی کسی کو بھیج کر منگوا دیتا۔ عین ٹائم پر ساری چیزیں یاد آتی ہیں تمہیں۔" اس کے چہرے پر بے زاری در آئی۔

"ٹھیک ہے۔ نہیں لا کر دیں گے تو میں بھی آج کا فنکشن اٹینڈ نہیں کروں گی۔" بولتے ہوئے اس کی آواز بھر آئی۔ وہ زور سے دروازہ بند کرتے ہوئے باہر چلی گئی۔

"اچھا سنو یارررر۔۔۔ میں تو مذاق کر رہا تھا۔" وہ اس کے پیچھے لپکا لیکن وہ جا چکی تھی۔

"اوہ شٹ یاررر۔۔۔ یہ کیا کر دیا میں نے۔" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے خود سے بولا۔

وہ اپنے کمرے میں آ کر بیٹھ گئی۔ عائمہ اوپر نہیں آئی تھی اسی لیے وہ اس سب معاملے سے بے خبر تھی۔ وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو بار بار صاف کر رہی تھی۔ آنکھیں رو رو کر سرخ ہو چکی تھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد کوئی اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"گڑیا۔"اس نے اس کو آواز دی۔ مگر جواب ندارد۔

"گڑیا یہ دیکھو میں تمہارے لیے گجرے لے آیا ہوں۔"اس نے عبیر کو دوبارہ مخاطب کیا۔ کوئی جواب نہ ملنے پر وہ گھوم کر اس کے سامنے آیا تو اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر اس کو دکھ ہوا۔

"پلیز رونا بند کرو۔ یہ دیکھو لے آیا ہوں گجرے۔"موحد شاپر ٹیبل پر رکھ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"میں اس وجہ سے نہیں رو رہی۔"اس نے سوں سوں کرتے ہوئے کہا۔

"پھر کیوں رو رہی ہو؟"اس نے اچنبھے سے پوچھا۔

"آپ نے مجھ سے اتنا روڈلی بات کی تھی۔"اس کو اسی کی شکایت لگائی گئی۔

"اچھا نا سوری۔"موحد نے اپنے کان پکڑے۔

"آپ کی وجہ سے اتنا روئی ہوں میں۔"ایک اور شکایت۔

"سوری نا یاررررر۔۔۔"اس نے عبیر کو اپنے سینے سے لگایا۔

"بھائی آپ بہت برے ہیں۔"اس کی خوبی گنوائی گئی۔

"ہاں ہاں مجھے پتہ ہے لیکن میری چھوٹی سی بہن میری گڑیا بہت پیاری ہے۔"اس نے اپنی خوبی قبول کرتے ہوئے کہا۔

وہ ایسا ہی تھا چاہے اس کو جتنا مرضی تنگ کر لے۔لیکن سچ تو یہ تھا کہ عبیر میں اس کی جان بستی تھی۔اس کی آنکھوں میں وہ آنسو کیسے برداشت کر سکتا تھا؟ جانتا تھا وہ بہت حساس ہے۔اب بھی وہ جانے انجانے میں اس کو ہرٹ کر گیا تھا جبکہ اس کا ارادہ ایسا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

لان کی سجاوٹ کا کام بہت اعلیٰ تھا۔دلہن کے لیے جھولار کھا گیا تھا جس پر پیلے اور سفید پھول لپیٹے ہوئے تھے جبکہ اس کے اوپر پھولوں کی چھتری بنائی گئی تھی۔

سجاوٹ کا سارا کام پیلے اور سفید پھولوں سے کیا ہوا تھا۔ باقی سب کے بیٹھنے کے لیے سفید چادریں بچھائی گئی تھیں جن پر پیلے گاؤ تکیے رکھے ہوئے تھے۔

امل کے گھر والے بھی آ چکے تھے۔ عورتوں اور مردوں کا علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ سب لڑکیاں رسم کر چکی تھیں۔ پارلر والی امل کے ہاتھوں پر مہندی لگا رہی تھی اور باقی سب باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ عبیر اور عائمہ بھی مہندی لگوا رہی تھیں۔ جبکہ دوسری جانب لڑکوں نے خوب ہلہ گلہ کیا۔ انہوں نے مل کر احد کو ابٹن لگانے کی بجائے اس میں نہلا دیا تھا۔ چونکہ مایوں کا فنکشن نہیں ہوا تھا تو انہوں نے یہ رسم بھی آج ہی کے دن پوری کر لی۔ اس کا پورا وائٹ سوٹ خراب ہو چکا تھا۔ سب اس کے ساتھ سیلفیاں لے رہے تھے۔ تقریباً دو بجے وہ سب فارغ ہوئے۔ جبکہ عورتیں پہلے ہی اندر چلی گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

عبیر اور عمائمہ اس وقت کچن میں اپنے لیے چائے بنا رہی تھیں جب موحد کی وہاں انٹری ہوئی۔ وہ پانی لینے کے لیے آیا تھا۔ عمائمہ چولہے کے پاس کھڑی تھی اس کا رخ دوسری جانب تھا جبکہ عبیر سلیب پہ چڑھ کر بیٹھی تھی۔ موحد نے اس کو اشارے سے باہر بلایا۔

"چڑیل ایک کپ چائے میرے لیے بھی بنا دو اور ہاں چائے دینے آؤ تو جگ میں پانی بھی لیتی آنا۔" وہ جگ اس کو پکڑا کر چلا گیا جبکہ وہ منہ بناتی واپس کچن میں آ گئی۔

"کہاں چلی گئی تھی تم؟" وہ کمر پر ہاتھ رکھے اس کو گھور رہی تھی۔

"یار وہ موحد بھائی بھی چائے پیئیں گے ان کے لیے بھی بنا لینا۔" وہ جگ میں پانی ڈالتے ہوئے بولی۔ عبیر اس کو چائے دینے چلی گئی اور عمائمہ ان دونوں کے مگ اٹھا کر عبیر کے کمرے میں چلی آئی۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ایک ہی بار ان کا سونے کا

ارادہ تھا چونکہ بارات کا فنکشن رات کا تھا تو وہ بے فکری سے اپنی نیند پوری کر سکتی تھیں۔

---

11 بجے وہ سو کر اٹھیں۔ فریش ہونے کے بعد ناشتے کے لیے وہ نیچے چلی آئیں۔ ناشتہ کرنے کے بعد گلنار بیگم نے ان کو تیار ہونے کا کہا۔ کیونکہ ان دونوں کو بھی امل کے ساتھ ہی پارلر جانا تھا۔ شاور لینے کے بعد ان دونوں نے اپنا سامان لیا اور موحد کے ساتھ پارلر چلی گئیں۔ امل کو ضرار پہلے ہی چھوڑ کر جا چکا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ تینوں تیار ہو چکی تھیں۔ عبیر نے موحد کے ساتھ گھر جانا تھا جبکہ عمائمہ امل کی بہن بن کر اس کے ساتھ جانے والی تھی۔ ان دونوں نے آج گھیر دار فراک پہنی

تھی۔ عبیر کے فراک کا کلر بلیک تھا جبکہ عمائمہ کے فراک کا کل پنک تھا۔ بلاشبہ وہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔

امل نے ڈیپ ریڈ کلر کا لہنگا پہنا تھا اس کے لہنگے اور چولی پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا۔ گولڈن کلر کے سٹالر سے حجاب کر کے، دوپٹہ پنوں کی مدد سے سیٹ کیا گیا تھا۔ برائڈل میک اپ میں وہ آسمان سے اتری کوئی حور لگ رہی تھی۔

"اللہ حافظ بھابھی۔ پھر ملتے ہیں ہال میں۔" موحد عبیر کو لینے کے لیے باہر آگیا تھا تو وہ اٹھتے ہوئے بولی۔ اب اس کو بارات کے ساتھ ہی یال پہنچنا تھا۔

"دھیان سے جانا گڑیا۔" امل نے محبت سے کہا۔

اس کے جاتے ہی ضرار بھی ان دونوں کو لینے آگیا۔ ہال پہنچتے ہی عمائمہ اس کو برائڈل روم میں لے گئی۔ بارات کے آنے میں ابھی کچھ ٹائم باقی تھا۔

---

www.novelsclubb.com

احد نے بلیک شیروانی پہنی ہوئی تھی۔ پیروں میں بلیک کھسہ، بالوں کو جیل سے سیٹ کیے، آنکھوں میں چمک لیے، بلاشبہ وہ وجیہہ لگ رہا تھا۔ جبکہ موحد نے سفید شلوار قمیض کے ساتھ بلیک کلر کی پشاوری چپل، کندھوں پر بلیک شال، وہ بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ وہ دونوں اتنے پیارے لگ رہے تھے کہ عبیر کئی باران کی نظر اتار چکی تھی۔

"موحد یار میری بات سن۔" وہ عبیر کے پاس کھڑا تھا جب ضرار نے اس کو آواز دی۔ عبیر نے مڑ کر دیکھا۔ ضرار نے بھی آج بلیک شلوار قمیض کے ساتھ کندھوں پر وائٹ شال لے رکھی تھی۔ موحد اور اس کی بھی ڈریسنگ ایک جیسی تھی صرف کلر کا فرق تھا۔

"بھائی آپ کو ضرار بھائی بلا رہے ہیں۔" عبیر نے موحد کو متوجہ کیا جو فون سننے میں مصروف تھا۔ موحد اس کے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ عبیر امل کے پاس برائڈل روم میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

رخصتی کا وقت ہو چکا تھا۔امل اپنے والدین سے مل کر خوب روئی۔یہ لمحہ بیٹی کے لیے بھی اور ماں باپ کے لیے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ماں باپ جس بیٹی کو نازوں سے پالتے ہیں۔ان کو ایک دن اپنی اسی بیٹی کو اپنے ہاتھوں سے رخصت کرنا ہوتا ہے۔سچ کہتے ہیں کہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو کسی اور کے حوالے کر دینا آسان نہیں ہوتا۔

اس کے بعد وہ ضرار کے گلے لگی۔بہت سے خوبصورت پل ان کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئے۔ضرار کا چھوٹے ہوتے ہوئے بھی اس کا بڑے بھائیوں کی طرح خیال رکھنا،امل کا اس کے لاڈ اٹھانا۔ضرار اسی طرح اس کو ساتھ لگائے آگے بڑھا اور اس کو گاڑی میں بیٹھنے میں مدد کی۔احد کے بیٹھتے ہی موحد نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

عبیر اس کو احد کے کمرے میں بٹھا کر جا چکی تھی۔اس نے ایک نظر پورے کمرے میں دوڑائی۔کمرے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔بیڈ کے اوپر پھولوں کی چھت بنا کر دائیں اور بائیں بھی تازہ پھولوں کی لڑیاں لٹک رہی تھیں۔ابھی اس کو بیٹھے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب احد کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم۔"وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"وعلیکم السلام۔"اس نے دھیرے سے سلام کا جواب دیا۔

"امل میں آپ سے کوئی بڑے بڑے دعوے نہیں کروں گا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ ہر خوشی اور غمی میں،ہر مشکل ہر پریشانی میں آپ مجھے اپنے ساتھ کھڑا ہوا پائیں گی۔"احد نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔وہ خاموشی سے سن رہی تھی جب اس نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آج آپ بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔ بہت شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے۔ مجھے مکمل کرنے کے لیے۔" احد نے اس کی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کی۔

"یہ آپ کی منہ دکھائی کا تحفہ۔" اس نے دراز سے ایک لفافہ نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔

"اس میں کیا ہے؟" اس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"کھول کر دیکھیں۔" اس نے جواب دیا۔

اس نے جب کھول کر دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"بہت بہت شکریہ۔ احد آپ نہیں جانتے یہ کتنا خوبصورت تحفہ ہے۔" اس میں ان دونوں کے عمرہ کے ٹکٹس تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ میرے ساتھ شکرانے کے نفل ادا کریں گی؟" اس نے ہاتھ بڑھا کر پوچھا۔ اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھوڑی دیر کے بعد وہ دونوں ایک ساتھ شکرانے کے نوافل ادا کر رہے تھے۔ان دونوں نے اپنی منزل پالی تھی اور اس پر اپنے رب کا شکر ادا کرنا تو بنتا تھا نا!

اگلی صبح وہ دونوں تیار ہو کر نیچے پہنچے۔امل نے میرون کلر کا فراک پہنا ہوا تھا جس کے بازوؤں اور بارڈر پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا جبکہ گلے پر گولڈن ہی موتی جڑے ہوئے تھے۔وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔اتنی دیر میں امل کے گھر والے بھی پہنچ گئے۔وہ آگے بڑھ کر ان سے ملی۔احد بھی آگے بڑھا۔ہاجرہ بیگم اور اظہر صاحب امل کا ناشتہ لے کر آئے تھے۔

"بھابھی اس سب کی ضرورت نہیں تھی ویسے۔بھائی صاحب آپ لوگوں نے ایسے ہی اتنا تکلف کیا۔"گلنار بیگم نے ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"بس یہ ہاجرہ کی خواہش تھی کہ ہم امل کا ناشتہ لے کر جائیں۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ سب لاؤنج میں پڑے صوفوں پر بیٹھ چکے تھے۔ گلنار بیگم نے ملازمہ کو آواز دے کر ناشتہ لگانے کا کہا۔ خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا گیا۔

ولیمہ بھی خیر و عافیت سے ہو چکا تھا۔ شادی کے ہنگامے ختم ہوتے ہی سب اپنی روٹین پر واپس آ گئے۔ احد اور امل عمرہ کی ادائیگی کے لیے جا چکے تھے۔ عبیر اور عائمہ بھی اکیڈمی جانا شروع کر چکی تھیں۔ ان کے ٹیسٹ کی تاریخ بھی نزدیک ہی تھی۔

موحد اور ضرار کا بھی آرمی میں ایڈمیشن ہو چکا تھا۔ کچھ ہی ٹائم تک ان دونوں نے بھی پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول چلے جانا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

www.novelsclubb.com